السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ وَعَنْ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ نَهْيًا شَدِيدًا' (مجمع الزوائد، ج:۵، ص:۲۶۵، بَابُ النَّهْيِ عَنْ خِصَاءِ الْخَيْرِ وَغَيْرِهَا، رقم:۹۳۶۸'

۔ یہ حدیث سند کے لحاظ سے کیسی ہے؟ ا

(۔ اگر صحیح ہے تو جانور کا خصی کرنا پھر اس کی قربانی کرنا کیسا ہے؟ (سائل) (۱۸ جنوری ۲۰۰۲ء ۲

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث کے بارے میں امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔' (نیل الاوطار،۸/۹۱'

''یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو بزار نے بسند صحیح بیان کیا ہے۔''

صاحب ''مجمع الزوائد'' نے کہا ہے:

(رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ ۔' (۵/۲۶۵'

''اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔''

یعنی صحیح کے راویوں جیسے اوصاف ان راویوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ نے اپنے ''فتاویٰ'' میں مسئلہ ہذا پر خوب سیر حاصل بحث کی ہے جو لائق مطالعہ ہے۔ اختتام بحث پر فرماتے ہیں:

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا خصی کرنا جائز نہیں اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا خصی نہ کرنا افضل ہے۔ اور عزیمت کا یہی تقاضا ہے، البتہ خصی کرنا جائز ہے۔ اور اس کی'' اجازت ہے۔'' (ص:۳۳۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:412

محدث فتویٰ